در کفے جامِ شریعت، در کفے سندانِ عشق
ہر ہوسناکے نداند جام و سنداں باختن

بیادگار

حضرت ابوالبرکات سید حسن قادری گیلانی
رحمۃ اللہ علیہ

پندرہ روزہ

پشاور

الحسن

شاہ محمد غوث اکیڈمی، یکہ توت، پشاور

شاہ محمد غوث اکیڈمی پشاور کا علمی مجلہ بیادگار حضرت ابوالبرکات سید حسن صاحب قادری رحمۃ اللہ علیہ

رجسٹرڈ نمبر پی ۲۶۹ — پندرہ روزہ

الحسن پشاور

مدیر اعلیٰ
فقیر محمد امیر شاہ
قادری گیلانی

منتظم اعلیٰ
سید غلام الحسنین
قادری گیلانی

شمارہ نمبر ۱۳ — جلد نمبر ۶

یکم جون ۱۹۹۵ء — دو محرم الحرام ۱۴۱۶ھ

مدیر اعلیٰ (فقیر محمد امیر شاہ قادری گیلانی نے رضوان پرنٹرز قصہ خوانی بازار پشاور سے
طبع کرا کے یکہ توت پشاور سے شائع کیا

مجلس ادارت

مدیر: غلام الحسنین قادری گیلانی
(بی کام آنرز)

معاونین

۱۔ پروفیسر محمد اسماعیل صاحب سیفی
(سابق سیکرٹری تعلیم صوبہ سرحد)

۲۔ ڈاکٹر ام سلمیٰ گیلانی
(شعبہ جناح کالج برائے خواتین پشاور یونیورسٹی)

۳۔ الحاج صوفی مشتاق احمد صاحب
(سابق پرنسپل ہائر سکنڈری سکول کاکشال پشاور)

۴۔ اقبال ریاض صاحب
(ایڈیٹر ہفت روزہ سیاست پشاور)

۵۔ سید محمد انور شاہ قادری
(لائبریرین، ایجوکیشن کالج گل بہار پشاور)

قانونی مشیر

۱۔ محمد اسماعیل قریشی (ایڈووکیٹ)

۲۔ اویس احمد قادری (ایڈووکیٹ)

مجلس مشاورت

۱۔ سید محمد حسنین قادری گیلانی
(اے وی پی نیشنل بنک)

۲۔ سید سجاد حسین شاہ بخاری
(ڈیگر بکس، نوشہرہ روڈ)

۳۔ الحاج منظور الٰہی قادری
(ڈی پی او، حبیب بنک)

۴۔ الحاج محمد عابد (صوفی)

۵۔ ڈاکٹر محمد انعام قادری
(ڈرمیٹولوجسٹ خیبر ہسپتال پشاور)

۶۔ سمیع اللہ قادری
(لائبریرین ہائیر سکنڈری سکول جگنی پشاور)

مجلس منتظمہ

۱۔ سید علاؤالدین علی قادری گیلانی

۲۔ سید سعید الزمان قادری گیلانی

۳۔ محمد سلیم قادری و حاجی سجاد حسین

سرکولیشن منیجر: سید نور الحسنین قادری گیلانی

اسسٹنٹ سرکولیشن منیجر سید حبیب شاہ قادری

قیمت: ۷ روپے

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوان	مصنف	صفحہ نمبر
۱	شذرہ	مدیر اعلیٰ	۳
۲	بحضور سبط رسول ہاشمی امام حسین رضی اللہ عنہ	جناب سید نصیر الدین نصیر گیلانی	۴
۳	امام شاہ احمد نورانی کا دورہ پشاور	عبد الغفور گولڑوی	۶
۴	اسلام میں سیاست و حکومت کا تصور	مولانا کوثر نیازی (مرحوم)	۱۲
۵	سترِ حادثہ کربلا	علامہ محمد اقبال	۱۵
۶	شہدائے اہل بیت کے اسمائے گرامی	محمد جاوید خان قادری	۱۸
۷	وذیگرام میں چھ روزہ شہدائے کربلا کانفرنس	سید فرید اللہ شاہ قادری	۱۹
۸	استفتاء مع الجواب	علامہ مفتی خلیل الرحمٰن صاحب	۲۱
۹	تفسیر القرآن الحسنیہ	مدیر اعلیٰ	۲۶
۱۰	انوار علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم	مدیر اعلیٰ	۲۸
۱۱	سیر السلوک الیٰ ملک الملوک	مدیر اعلیٰ	۳۱

شذرہ

خطبہ حضرت امام عالی مقام
بمقام بیضاء (کربلا)

مدیر اعلیٰ

سید الشہداء امام عالی مقام حضرت امام حسین علیہ السلام نے کربلا جاتے ہوئے بیضاء کے مقام پر ایک عظیم الشان بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا جو تاریخ کی کتابوں میں محفوظ ہے اس کے مطالعے سے یزید کی دینی و مذہبی دریدہ دہنی اور امام عالی مقام کی جانب سے حق و صداقت کی صدا بلند کرنے کا راز آشکارا ہو جاتا ہے

آپ علیہ السلام نے فرمایا!

"لوگو! رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس نے ظالم' محرمات الہی کو حلال کرنے والے' خدا کا عہد توڑنے والے' سنت رسول ﷺ کے مخالف اور خدا کے نیک بندوں پر گناہ اور زیادتی کے ساتھ حکومت کرنے والے بادشاہ کو دیکھا اور اس کو قولاً اور عملاً غیرت نہ آئی تو خدا کو حق ہے کہ اس کو اس بادشاہ کی جگہ دوزخ میں داخل کردے۔ لوگو! خبردار ہو جاؤ ان لوگوں نے شیطان کی اطاعت اختیار کی ہے اور رحمٰن کی اطاعت چھوڑ دی ہے۔ ملک میں فساد پھیلا دیا ہے' حدود الہی کو توڑ دیا ہے' مال غنیمت میں اپنا حصہ زیادہ لیتے ہیں' خدا کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال کردیا ہے اور حلال کی ہوئی چیزوں کو حرام کردیا ہے۔ اس لئے مجھے غیرت آنے کا زیادہ حق ہے"

بحضور سبط رسول ہاشمی ﷺ

امام علی مقام امام حسین رضی اللہ عنہ

حضرت علامہ سید نصیرالدین نصیر گیلانی
نبیرہ اعلیٰ حضرت گولڑوی رحمت اللہ علیہ

حسن تخلیق کا شہکار حسین ابن علی
عشق کا مطلع انوار حسین ابن علی

گل گلزار حرم، زبدۂ آل ہاشم
نور چشم شہہ ابرار حسین ابن علی

فتنہ کفر و فسوں سازئی باطل کے لئے
جرأت حیدر کرار حسین ابن علی

کشت ایمان و چمن زار صداقت، اسلام
موج گل، ابر گہر بار حسین ابن علی

حق نے باطل کو بہر حال پنپنے نہ دیا
اس حقیقت کا ہیں اظہار حسین ابن علی

مظہر صدق و صفا پیکر تسلیم و رضا
پر تو احمد مختار حسین ابن علی

ایک لعنت ہے زمانے کے لئے فعل یزید
اک سعادت ترا کردار حسین ابن علی

گلشن عشق الٰہی میں نسیم و شبنم
رزم میں برق شور بار حسین ابن علی

بزم ایمان و صداقت کے لئے شمع وفا
صدق و اخلاص کا معیار حسین ابن علی

نہ غم ذات' نہ اولاد و اقارب کا ملال
غم امت میں دل افگار حسین ابن علی

نرغۂ ظلم میں بھی پیش خدا سر بہ سجود
خلق و خالق کا وفادار حسین ابن علی

دوزخی' آپ کے رتبے سے کہاں واقف ہیں
اہل جنت کے ہیں سردار حسین ابن علی

رہ بر قافلہ منزل عرفان و سلوک
سرور زمرۂ اخیار حسین ابن علی

حق جہاں جلوہ نما ہوگا وہاں تو ہوگا
چار سو ہے ترا دیدار حسین ابن علی

تیری سرکار سے خالی نہیں جاتا کوئی
سب کو ہے تجھ سے سروکار حسین ابن علی

آستاں پہ تیرے آیا ہے تہی دست نصیر
ترا دربار ہے دربار حسین ابن علی

امام شاہ احمد نورانی کا دورہ پشاور اور ملی یکجہتی کونسل کے اجلاس کی روئیداد

رپورٹ : عبدالغفور گولڑوی
جنرل سیکرٹری جمعیت علماء پاکستان پشاور

ملی یکجہتی کونسل کے گزشتہ اجلاس میں فیصلہ کیا گیا تھا کہ آئندہ اجلاس ۲۹ مئی ۱۹۹۵ پشاور کے پرل کانٹی نینٹل ہوٹل میں منعقد ہوگا جس کی میزبانی جماعت اسلامی کرے گی۔ چنانچہ ملی یکجہتی کونسل کے صدر حضرت علامہ شاہ احمد صاحب نورانی مدظلہ العالی جے یو پی کے مرکزی نائب صدر جناب شاہ فرید الحق صاحب کے ہمراہ ۲۸ مئی کو پانچ بجے کی فلائٹ سے پشاور کے ہوائی اڈے پر اترے تو ائرپورٹ پر ان کا پرتپاک استقبال کیا گیا آپ کو جلوس کی شکل میں جے یو پی کے صوبائی مرکز آستانہ عالیہ قادریہ آقا پیرجان رحمت اللہ علیہ یکہ توت پشاور لایا گیا۔ جے یو پی کے مرکزی جنرل سیکرٹری لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) کے ایم اظہر صاحب ڈپٹی سیکرٹری جنرل سید اکرم شاہ صاحب' پیر اعجاز صاحب ہاشمی' سید شبیر ہاشمی صاحب ایڈیٹر "ندائے اہل سنت" لاہور اور جے یو پی کے صوبائی رہنما بھی تشریف لاچکے تھے۔ دوسرے دن صبح ملی یکجہتی کونسل کا اجلاس پرل کانٹی نینٹل میں امام شاہ احمد نورانی کی صدارت میں شروع ہوا جس میں درج ذیل حضرات نے اپنی اپنی جماعتوں کی نمائندگی کی۔

۱	حضرت علامہ شاہ احمد نورانی	صدر ملی یکجہتی کونسل	صدر جمعیت علماء پاکستان
۲	سینیٹر مولانا سمیع الحق	جنرل سیکرٹری ملی یکجہتی کونسل	صدر جے یو آئی (س)
۳	سینٹر قاضی حسین احمد	-	امیر جماعت اسلامی
۴	مولانا فضل الرحمن ممبر قومی اسمبلی	-	امیر جمعیت علماء اسلام (ف)
۵	علامہ سید ساجد نقوی	-	صدر تحریک جعفریہ پاکستان
٦	مولانا ضیاء القاسمی	-	صدر سپاہ صحابہ پاکستان

۷ صاحبزادہ عارف سلیمان روپڑی	ـ	صدر جماعت اہل حدیث پاکستان
۸ مولانا اسفند یار	ـ	امیر سواد اعظم
۹ صاحبزادہ فضل کریم	ـ	قائم مقام صدر جے یو پی (نیازی)
۱۰ سلیم اللہ خان صاحب	ـ	جے یو پی (نیازی)
۱۱ مولانا عبدالمالک	ـ	صدر اتحاد العلماء پاکستان
۱۲ احمد علی	ـ	نمائندہ تحریک منہاج القرآن
۱۳ مرید عباس یزدانی	ـ	صدر سپاہ محمد پاکستان
۱۴ سردار محمد خان لغاری	ـ	جنرل سیکرٹری تحریک فدایان ختم نبوت
۱۵ آغا مرتضیٰ پویا	ـ	امیر حزب جہاد
۱۶ سینیٹر پروفیسر ساجد میر	ـ	امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث
۱۷ مولانا عبدالہادی	ـ	صدر اتحاد العلماء باڑہ خیبر ایجنسی
۱۸ پیرزادہ سید آل سیدی	ـ	نمائندہ مشائخ اہل سنت پاکستان
۱۹ علامہ احمد علی قصوری	ـ	صدر مرکزی اہل سنت پاکستان
۲۰ سید نوبہار شاہ	ـ	جنرل سیکرٹری شیعہ پولٹیکل پارٹی
۲۱ صوفی محمد جہانگیر	ـ	پاسبان حرم
۲۲ قاری فیاض الرحمٰن		

ان کے علاوہ بھی ہر جماعت کے متعدد قائدین اجلاس میں شریک ہوئے۔ تلاوت کلام پاک کے بعد ۲۷ مئی کی کامیاب ہڑتال پر اہلیان پاکستان کا شکریہ ادا کیا گیا۔ ناموس رسالت مآب ﷺ کے تحفظ اور حکومت کی طرف سے اس قانون میں رد و بدل کے پروگرام پر غور و خوض کیا گیا۔ کراچی کی بگڑی ہوئی صورت حال بھی زیر بحث آئی۔ اس سلسلے میں جے یو پی کے مرکزی نائب صدر پروفیسر شاہ فرید الحق نے اپنی رپورٹ پیش کی جسے بہت سراہا گیا اور پروفیسر صاحب کو ہدایت کی گئی کہ وہ اس پر مزید کام کر کے آئندہ اجلاس میں پیش کریں۔ دستور ساز کمیٹی کے چیئرمین قاضی عبداللطیف صاحب کا تیار کردہ دستوری مسودہ بھی زیر غور آیا اور اس کو بہتر اور جامع

بنانے کا کام جاری رکھنے کی ہدایت کی گئی نیز درج ذیل قرار دادیں بھی اتفاق رائے سے منظور کی گئیں۔

قرار داد نمبر (۱)

ملی یکجہتی کونسل کا یہ اجلاس تحفظ ناموس رسالت مآب ﷺ کے سلسلے میں ملی یکجہتی کونسل کی اپیل پر ۲۷ مئی کی ملک گیر "پہیہ جام مکمل اور پر امن ہڑتال" پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور اسے کامیاب بنانے میں پاکستان کے ۱۳ کروڑ غیور عوام کا شکریہ ادا کرتا ہے ۔ عوام نے اپنے گہرے دینی جذبہ اور عشق رسول ﷺ کا اظہار کر کے یہ ثابت کردیا ہے کہ اسلامی نظام کے علاوہ یہاں کوئی دین دشمن نظام لانے کی کوشش کبھی کامیاب نہیں ہوسکتی اور اس ضمن میں مغربی ممالک کا کوئی بڑے سے بڑا دباؤ بھی پاکستانی قوم کو قابل قبول نہیں ہو سکتا۔ عوام نے بھرپور انداز میں قانون توہین رسالت مآب ﷺ سے متعلق اپنا متفقہ فیصلہ دے دیا ہے کہ یہ قانون ہمارے دین اور ایمان کا حصہ ہے موجودہ قانون مکمل اور جامع ہے اس میں کسی قسم کی کوئی ترمیم خواہ وہ طریقہ کار سے ہی متعلق کیوں نہ ہو۔ برداشت نہیں کی جاسکتی۔ حکومت پر یہ حقیقت واضح ہوگئی ہے اس لئے اس سے اس سلسلے میں کسی قسم کے مذاکرات کی کوئی ضرورت نہیں اگر حکومت نے اس قانون یا اس کے نفاذ کے طریق کار میں کسی قسم کی ترمیم کرنے کی جسارت کی تو پاکستان کے عوام حکومت کے اس اقدام کے خلاف بھرپور احتجاجی تحریک شروع کردیں گے۔ یہ اجلاس حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ گستاخی رسول کے مرتکب جن دو ملزموں کو غیر قانونی اور غیر اخلاقی طور پر عدالت عظمیٰ کی جانب سے فیصلہ آنے سے پہلے ہی ملک سے باہر بھیج دیا گیا ہے قانونی تقاضوں کو پورا کرنے کی خاطر ان ملزمان کو ملک میں واپس لایا جائے۔ ملی یکجہتی کونسل کا یہ اجلاس اس تاریخی ہڑتال کو کامیاب بنانے کے سلسلے میں علماء کرام پورے ملک کے ٹرانسپورٹرز حضرات، تاجر برادری، کاروباری انجمنوں، دینی و سماجی تنظیموں، مزدور تنظیموں، طالب علموں اور اساتذہ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہے اور حکومت سے مطالبہ کرتا ہے کہ اس پر امن ہڑتال کے سلسلے میں جن لوگوں کو لاہور، راولپنڈی، اسلام آباد، لاڑکانہ اور بعض دوسرے مقامات سے

گرفتار کیا گیا ہے انہیں فوری طور پر رہا کردیا جائے اور انتظامیہ اور پولیس کی جانب سے جہاں جہاں بھی پرامن مظاہرین پر بلا ضرورت جبرو تشدد کیا گیا ہے ان کے خلاف تادیبی کارروائی کی جائے۔

قرارداد نمبر(۲)

ملی یکجہتی کونسل کا یہ اجلاس مقبوضہ جموں و کشمیر میں بھارت کی ظالمانہ کارروائیوں' بھارتی فوجی درندوں کی سفاکی' بچوں۔ عورتوں۔ بوڑھوں تک کے قتل عام' درگاہ چرار شریف کی بے حرمتی اور اس کی نواحی مسجد اور دینی مدرسہ اور پوری بستی کی تباہی و بربادی اور انہیں جلا کر راکھ بنا دینے نیز کشمیر میں عرصہ دراز سے مسلمانوں کی نسل کشی کرنے پر پرزور احتجاج کرتا ہے اور بھارت کی شدید مذمت کرتا ہے۔

بھارت اقوام متحدہ کی قرار دادوں کو پوری ڈھٹائی کے ساتھ نظر انداز کر رہا ہے۔ اجلاس حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتا ہے کہ محض زبانی احتجاج کرنے کی بجائے وہ بھارت سے فوری طور پر تجارتی تعلقات منقطع کرنے میں پہل کرے تاکہ عالم اسلام کے دوسرے ممالک سے بھی یہ اپیل کی جاسکے کہ وہ بھارت سے اپنے تجارتی اور معاشی تعلقات منقطع کرلیں تاکہ بھارت کو اپنے بین الاقوامی وعدوں کو پورا کرنے پر مجبور کیا جاسکے۔

قرارداد نمبر(۳)

ملی یکجہتی کونسل کا یہ اجلاس پنجاب کی صوبائی اسمبلی کے معزز اراکین کی طرف سے تحفظ ناموس رسالت مآب ﷺ کے سلسلہ میں پیش کی گئی قرارداد کی انتہائی قدر کرتا ہے اور اس کی متفقہ منظوری پر پوری صوبائی اسمبلی کو مبارکباد پیش کرتا ہے اور اس اقدام پر انہیں خراج تحسین پیش کرتا ہے۔

نیز یہ اجلاس دوسری صوبائی اسمبلیوں سے بھی اپیل کرتا ہے کہ وہ بھی اپنے اجلاسوں میں ناموس رسالت مآب ﷺ کے تحفظ کے سلسلہ میں ایسی ہی قرار دادیں منظور کر کے عوام کے

جذبات کی ترجمانی کا حق ادا کریں۔

آستانہ عالیہ قادریہ آقا پیر جان میں عشائیہ:

حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی مرکزی نائب صدر جمعیت علماء پاکستان نے ملی یکجہتی کونسل اور جمعیت علماء پاکستان کے صدر حضرت علامہ شاہ احمد صاحب نورانی کے اعزاز میں عشائیہ دیا جس میں ملی یکجہتی کونسل کی تمام جماعتیں مدعو تھیں چنانچہ تمام حضرات نے اپنے رفقاء کے ہمراہ آستانہ عالیہ قادریہ آقا پیر جان رحمت اللہ علیہ پر حاضر ہو کر غوثیہ لنگر نوش فرمایا۔ سپاہ صحابہ کے صدر مولانا ضیاء القاسمی صاحب بھی اپنے مسلح باڈی گارڈز کے ہمراہ تشریف لائے۔ اس موقع پر سادات پشاور و دیگر معززین پشاور اور آستانہ عالیہ کے عقیدت مند بھی موجود تھے۔

دار العلوم جنیدیہ غفوریہ کا دورہ:

دوسرے دن یعنی ۳۰ مئی کو صبح نو بجے امام شاہ احمد نورانی صاحب اور علامہ سید محمد امیر شاہ قادری گیلانی کی قیادت میں ایک وفد نے دار العلوم جنیدیہ غفوریہ انڈسٹریل اسٹیٹ (کارخانو) کا دورہ کیا۔ دار العلوم کے اساتذہ، طلباء اور خیبر ایجنسی کی مقتدر شخصیات نے بڑے والہانہ انداز میں استقبال کیا۔ اس کے بعد یہاں ایک جلسہ منعقد ہوا دار العلوم کے قاری اور معلم جناب قاری سردار ولی صاحب نے تلاوت قرآن مجید کی۔ سٹیج سیکرٹری کے فرائض جناب نیاز مین صاحب صدر تنظیم نوجوانان اہلسنت خیبر ایجنسی نے ادا کئے۔ شان عالم اور ہمایون صاحب نے نعت رسول مقبول ﷺ پیش کی۔ اور تنظیم اہلسنت خیبر ایجنسی کے ناظم اعلیٰ جناب حاجی عبد العظیم صاحب نے سپاسنامہ پڑھا۔ اس کے بعد امام شاہ احمد نورانی صاحب نے عشق رسول ﷺ پر نہایت بصیرت افروز خطاب فرمایا اور قاری سردار ولی صاحب کے انداز قرات کی تعریف کی جلسے کے اختتام پر صلوٰۃ وسلام پڑھا گیا اور مہمانوں کی پر تکلف ضیافت کی گئی۔ دار العلوم کے ناظم جناب مولانا نور الحق صاحب نے نورانی صاحب کی خدمت میں چند تحائف بھی پیش کئے۔ امام شاہ احمد نورانی، حضرت علامہ سید محمد امیر شاہ صاحب قادری گیلانی اور پروفیسر شاہ فرید الحق صاحب نے دار العلوم کی وزیٹر

بک میں اپنے تاثرات قلم بند کئے۔

یہ دارالعلوم خیبر ایجنسی کے مشہور روحانی بزرگ حضرت شیخ گل صاحب آف لنڈی کوتل اور آپ کے صاحبزادوں جناب عبدالمالک صاحب اور جناب نورالحق صاحب قدس سرھم العزیز کے فیوض و برکات اور کاوشوں کا مرہون منت ہے اور اس کا تعلق اہلسنت کی تنظیم المدارس سے ہے۔

دارالعلوم سے واپسی پر قریب ہی کچھ گڑھی میں قبلہ سید محمد امیر شاہ قادری الگیلانی کے صاحبزادے الحاج سید محمد سبطین قادری گیلانی المعروف (تاج آغا) کے دوست جناب حاجی نیک محمد صاحب آفریدی کے ہاں چائے نوش فرمائی گئی۔ بعد میں کچھ گڑھی سے پشاور پہنچ کر جناب علامہ شاہ احمد نورانی صاحب صدر ملی یکجہتی کونسل اسلام آباد کے لئے روانہ ہو گئے۔

ملی یکجہتی کونسل کے اجلاس پر اخبارات میں بھرپور رپورٹنگ ہوئی۔ بعض روزناموں کی خبروں سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آگئی کہ ابھی تک زرد صحافت اپنا کام کر رہی ہے۔ مثلاً روزنامہ "خبریں" نے اپنی تنگ دلی اور تعصب کا ثبوت دیتے ہوئے اپنے اخبار میں سے ملی یکجہتی کونسل کے صدر امام شاہ احمد نورانی کا نام ہی حذف کر لیا۔ جو کہ صحافتی بد دیانتی کی بدترین مثال ہے۔ اسی طرح روزنامہ "مشرق" نے لکھا کہ ۲ جماعتیں ہوئیں حالانکہ جگہ کی تنگی اور وضو کی تیاری میں دیر ہوجانے کے سبب کچھ لوگوں نے بعد میں نماز باجماعت ادا کی ورنہ پہلی جماعت میں ملی یکجہتی کونسل کے تمام اہم قائدین یعنی علامہ شاہ احمد نورانی، قاضی حسین احمد، مولانا سمیع الحق، مولانا فضل الرحمن اور جناب یزدانی صاحب وغیرہ موجود تھے۔

اسلام میں سیاست و حکومت کا تصور

حضرت علامہ مولانا کوثر نیازی (مرحوم)

یہ تو ظاہر ہے کہ اسلام سیاست و حکومت کا تصور بھی اپنے دامن میں رکھتا تھا ورنہ دین تکمیل پزیر ہی نہیں ہو سکتا تھا۔ یہ بات ناقابل یقین ہے کہ اسلام زندگی کے تمام شعبوں میں تو رہنمائی کرتا ہے لیکن سیاست و حکومت کی رہنمائی کے بارے میں خموش تھا اور اس بات کو اس نے ہر اس طاقتور شخص پر چھوڑ دیا تھا جو مسلمانوں کا سر اپنے آگے جھکوانے کی قوت رکھتا ہو۔ قرآن و حدیث اور رسول ﷺ کی سیرت طیبہ کا مطالعہ بتاتا ہے کہ اسلام نے جس طرح اجتماعی زندگی کے دوسرے پہلوؤں کے لئے ہدایات دی ہیں اسی طرح سیاست اور حکومت کے لئے بھی اصول دیئے ہیں اس کا بنیادی اصول یہ ہے کہ مسلمانوں کا نظام حکومت شورائی یا آج کی زبان میں جمہوری ہونا چاہئے البتہ سربراہ حکومت کے انتخاب کی کوئی واضح شکل متعین نہیں کی اس کا سبب واضح تھا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ جو شکل بھی متعین فرما دیتے وہ قیامت تک کے لئے لازمی قرار پا جاتی۔ اس لئے صرف سیاست و حکومت کے اصول دے دینے پر ہی اکتفا کیا گیا اور مملکت کے سربراہ کا طریق انتخاب ہر دور کے مسلمانوں پر چھوڑ دیا گیا کہ وہ ان اصولوں کی روشنی میں ہر عہد کے تقاضوں کے پیش نظر انتخابی ادارے قائم کر سکیں۔

خلیفہ کے انتخاب کے لئے اصول:

ان اصولوں میں باپ کا بیٹے کو نامزد کرنے اور ایک ہی خاندان میں وراثت کے طور پر حکومت کا سلسلہ جاری رکھنے کی بہرحال کوئی ہدایت نہ تھی۔ رسول اللہ ﷺ اگر چاہتے تو وہ اپنے خاندان ہی کے کسی فرد کو اپنا جانشین نامزد فرما سکتے تھے مگر ان کی جانب سے ایسے کسی اقدام کا فقدان ظاہر کرتا ہے کہ یزید جس طریقے سے مسلمانوں پر مسلط کیا گیا اسے کوئی شرعی جواز حاصل نہ تھا۔ یہی نہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے خاندان کے کسی شخص کو نامزد نہیں فرمایا بلکہ کسی دوسرے کو بھی نامزد نہیں فرمایا تاکہ کوئی شخص آئندہ چل کر اس فعل

رسول ﷺ کو نظیر بنا کر عامۃ المسلمین کی رائے اور رضامندی حاصل کئے بغیر بالا ہی بالا ان پر مسلط نہ ہو جائے۔

دوسرے الفاظ میں یہ بات مسلمانوں کی رائے عامہ پر چھوڑ دی کہ وہ اسلام کے عطا کردہ نظریہ حکومت کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کس کو منتخب کرنا پسند کرتے ہیں۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتخاب عامۃ المسلمین ہی نے کیا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بظاہر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے نامزد کیا۔ لیکن در حقیقت عامۃ المسلمین کی رائے لے کر اور غالب ترین اکثریت کو ان کے حق میں پا کر کیا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا انتخاب بھی عامۃ المسلمین کی رائے سے ہوا۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم رضی اللہ عنہ کو بھی عامۃ المسلمین ہی نے منتخب کیا انہی عامۃ المسلمین نے جنہوں نے ابوبکر' عمر اور عثمان رضوان اللہ علیہم اجمعین کو منتخب کیا تھا۔

یزید کی نامزدگی:

لیکن یزید گزشتہ تمام روایات توڑ کر اور ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی سنت کی خلاف ورزی کرتے ہوئے قیصر و کسریٰ کی سنت کے مطابق مسلمانوں پر مسلط ہوا۔ عامۃ المسلمین کی رائے کو اس میں کوئی دخل نہ تھا امیر معاویہ نے جب پہلے پہل اکابر صحابہ سے یزید کے متعلق رائے لی تو انہوں نے اس تجویز کی سخت مخالفت کی چنانچہ گورنروں کی ذریعے عامۃ المسلمین کو مجبور کیا گیا کہ وہ یزید کی ولی عہدی کی بیعت لیں اس طرح سربراہ مملکت کا جمہوری طریق انتخاب بدل کر ایک ایسا طریقہ رائج کر دیا گیا جس کا اسلام کے مزاج اس کے احکام اور اس کی سیاست و حکومت کے نظریات اور اصولوں سے کوئی واسطہ نہ تھا' خلفائے راشدین کے منہاج کے ترک کرنے اور اسلامی جمہوریت کو ملوکیت میں بدل ڈالنے سے پورا اسلامی تصور سیاست و حکومت متاثر ہوا۔ پہلی ضرب عامۃ المسلمین کے اس حق خلافت پر پڑی جو انہیں اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے مساوی طور پر دیا تھا اور جس کی وہ اپنی مرضی سے اپنے میں سے بہترین شخص کو سونپ دیتے تھے۔ اب اس حق کو ایک خاندان نے غصب کر لیا اور اس غصب نے مسلمانوں کی سیاسی تاریخ پر گہرا اور دور رس اثر ڈالا۔

نظامت حکومت میں تغیر:

نظامت حکومت کی اس تبدیلی نے مسلمان معاشرے کے اخلاق' معاشرت' افکار و

عقائد غرض اس کی اجتماعی اور انفرادی زندگی پر تباہ کن اثر ڈالا۔ دین اور سیاست میں تفریق پیدا کردی، نسلی تعصبات کی راہیں کھول دیں، جن سے امت پارہ پارہ ہو گئی۔ بیت المال پر ایک خاندان اور اس کے ہوا خواہوں کا تصرف ہوگیا۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر جو پہلے اسلامی ریاست کا فریضہ ہی نہیں مقصد وجود سمجھا جاتا تھا نسلی بادشاہت نے اس مقصد وجود سے سیاست کو محروم کردیا اب یہ محض انفرادی حدود ہی میں انجام دیا جاسکتا تھا اور اس کی پاداش میں بسا اوقات اہل حق کو قتل ہونا پڑتا تھا۔ غرض یزید کو مسلمانوں کی گردن پر مسلط کر کے جس نظام حکومت کی بنیاد رکھی گئی وہی ان ساری برائیوں اور مفاسد کا منبع تھا جس میں امت مسلمہ ہر جگہ آج تک مبتلا چلی آئی ہے۔

حضرت امام حسین علیہ السلام جن کی دوربین نگاہیں دیکھ رہی تھیں کہ نظام حکومت کی یہ تبدیلی اسلامی نظام حکومت کا خاتمہ ہی نہیں ہے بلکہ یہ اپنے جلو میں مفاسد اور برائیوں کا ایک ہولناک سیلاب لے کر آئے گی۔ انہوں نے اس تبدیلی کے خلاف احتجاج کیا اس کے آگے سر جھکانے سے انکار کردیا وہ مدینہ منورہ سے مکہ معظمہ پہنچے اور وہاں سے اپنے اہل و عیال کو لے کر کوفہ کی طرف روانہ ہوئے جہاں کے باشندوں نے انہیں بلاوا بھیجا تھا۔ حضرت امام حسین علیہ السلام کے پیش نظر کیا پروگرام تھا؟ اور وہ اس کو کس طرح جامہ عمل پہنانا چاہتے تھے؟ اس کا پتہ تو کوفہ پہنچنے پر چل سکتا تھا لیکن ابھی راستے ہی میں تھے کہ کوفہ کے لوگوں نے ان سے غداری کی اور وہ یزید کے گورنر ابن زیاد سے مل گئے اس طرح کوفہ پہنچنے اور کسی پروگرام پر عمل کرنے کی نوبت بھی نہ آپائی اور حادثہ کربلا رونما ہوگیا۔

(ذکر حسین۔ جنگ پبلشرز لاہور ۱۹۹۵۔ ص ۸۱ ۔ ۸۴)

سرِ حادثۂ کربلا

آں امامِ عاشقاں پورِ بتول
سروِ آزادے ز بستانِ رسول

اللہ اللہ بائے بسم اللہ پدر
معنیِ ذبحِ عظیم آمد پسر

بہرِ آں شہزادۂ خیر الملل
دوشِ ختم المرسلین نعم الجمل

سرخ رو عشقِ غیور از خونِ او
شوخیِ ایں مصرع از مضمونِ او

درمیانِ امت کیواں جناب
ہمچو حرفِ قل ہو اللہ در کتاب

موسیٰ و فرعون و شبیر و یزید
ایں دو قوت از حیات آید پدید

زندہ حق از قوتِ شبیری است
باطل آخر داغِ حسرت میری است

چوں خلافت رشتہ از قرآں گسیخت
حریت را زہر اندر کام ریخت

خاست آن سر جلوۂ خیرالامم
چو سحاب قبلہ باراں در قدم

برزمین کربلا بارید و رفت
لالہ در ویرانہ ہا کارید و رفت

تا قیامت قطع استبداد کرد
موج خون او چمن ایجاد کرد

بہر حق در خاک و خوں غلطیدہ است
پس بنائے لا الہ گردیدہ است

مدعایش سلطنت بودے اگر
خود نکردے باچنیں ساماں سفر

دشمناں چوں ریگ صحرا لاتعد
دوستان او بہ یزداں ہم عدد

سر ابراہیم و اسمعیل بود
یعنی آں اجمال را تفصیل بود

عزم او چوں کوہساراں استوار
پائدار و تند سیر و کامگار

تیغ بہر عزت دین است و بس
مقصد او حفظ آئین است و بس

ما سواللہ را مسلماں بندہ نیست
پیش فرعونے سرش افگندہ نیست

خون او تفسیر ایں اسرار کرد
ملت خوابیدہ را بیدار کرد

تیغ لاچوں از میاں بیروں کشید
از رگ ارباب باطل خوں کشید

نقش الا اللہ بر صحرا نوشت
سطر عنوان نجات ما نوشت

رمز قرآں از حسین آموختیم
ز آتش او شعلہ ہا اندوختیم

تار ما از زخمہ اش لرزاں ہنوز
تازہ از تکبیر او ایماں ہنوز

اے صبا اے پیک دور افتادگاں
اشک ما بر خاک پاک او رساں

شاعر مشرق علامہ محمد اقبال (اسرار و رموز)

شہدائے اہل بیت کے اسمائے گرامی

میدان کربلا میں ۱۰ محرم ۶۱ھ کو سید الشہداء امام عالی مقام حضرت امام حسین علیہ السلام کے علاوہ خاندان نبوت ﷺ کے سترہ نفوس قدسیہ نے جام شہادت نوش فرمایا جن کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

پسران علی ابن ابی طالب :۔

عباس ۔ جعفر ۔ عبداللہ اور عثمان (یہ سب ام البنین بنت حزام کے بطن سے تھے)

محمد:۔ (یہ ام الولد کے لڑکے تھے)

ابوبکر :۔ (ان کی ماں کا نام لیلیٰ بنت مسعود دارمیہ تھا)

پسران حسین بن علی بن ابی طالب:۔

علی:۔ (ان کی ماں کا نام لیلیٰ بنت ابی مرہ بن عروہ ثقفی تھا)

عبداللہ :۔ (رباب بنت امراء القیس کلبی ان کی ماں کا نام تھا)

پسران حسن بن علی بن ابی طالب:۔

ابوبکر ۔ قاسم

پسران عبداللہ بن جعفر بن ابی طالب:۔

عون ۔ محمد

پسران عقیل بن ابی طالب:۔

جعفر ۔ عبدالرحمٰن ۔ عبداللہ بن عقیل

اور عبداللہ بن مسلم بن عقیل ۔ محمد بن ابی سعید بن عقیل علیہم السلام

بحوالہ :۔ ابن خلدون تاریخ ابن خلدون (اردو ترجمہ حکیم احمد حسین الہ آبادی) نفیس اکیڈمی کراچی ۱۹۶۹ء ج ۳ ص ۱۳۶

محمد جاوید خان قادری

وڈپگہ میں چھ روزہ شہدائے کربلاؑ کانفرنس

رپورٹ: سید فرید اللہ شاہ قادری

وڈپگہ پشاور شہر کی مشرقی جانب نئی ریلوے سٹیشن کے ساتھ ولہ زک روڈ پر شہر سے ۷ کلومیٹر کے فاصلے پر آباد ہے۔ تقریباً سات ہزار نفوس کی اس بستی میں نصف کے قریب آبادی سادات کرام پر مشتمل ہے جن کی اکثریت قطب الاقطاب حضرت سید فتح محمد شاہ بخاری المعروف غازی بابا رحمت اللہ علیہ کی اولاد و اجداد ہے۔ اعلیٰ تعلیم یافتہ اور اہم سرکاری عہدوں پر فائز خانوادۂ سادات بخاریہ وڈپگہ کے نوجوان اور بوڑھے مذہبی و روحانی ذوق سے مالا مال اور اپنے اسلاف کی عقیدت و محبت سے سرشار ہیں جس کا زندہ ثبوت "انجمن محبان اولیاء وڈپگہ" کے وہ دینی اجتماعات ہیں جو ہر سال محرم الحرام، ربیع الاول شریف، ربیع الثانی (گیارہویں شریف) اور دیگر مواقع پر وڈپگہ کے باسیوں کے تعاون سے منائے جاتے ہیں۔

چنانچہ حسب معمول اس سال بھی محرم الحرام ۱۴۱۶ھ کے موقع پر "انجمن محبان اولیاء وڈپگہ" کے زیر اہتمام "چھ روزہ شہدائے کربلا کانفرنس" منائی گئی اس سلسلے میں چار محرم سے ۹ محرم تک ہر روز بعد نماز عشاء گاؤں کی مختلف مساجد میں عظیم الشان جلسے منعقد ہوئے جن میں سادات و غیر سادات نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا اور امام عالی مقام حضرت امام حسین علیہ السلام کی محبت و عقیدت میں انتہائی ذوق و شوق سے شامل ہوئے۔

پہلا جلسہ جامع مسجد انوار مصطفیٰ نبویؐ، دوسرا جلسہ جامع مسجد انوار گولڑہ شریف وڈپگہ، تیسرا جامع مسجد ہاشمی وڈپگہ، چوتھا جامع مسجد کندی اعوان وڈپگہ، پانچواں جامع مسجد گلزار مدینہ وڈپگہ اور چھٹا مرکزی جامع مسجد غوثیہ وڈپگہ میں منعقد ہوا۔ جن سے ملک کے ممتاز علماء کرام جناب سید اسد اللہ جان صاحب افغانستان، قاری نذیر احمد

چشتی راولپنڈی، مولانا محمد الیاس صاحب تربناب فارم، جناب سید حکیم شاہ صاحب بخاری قادری وڈبگہ اور جناب سید غالب شاہ صاحب بخاری نے خطاب کرتے ہوئے اہلبیت عظام خصوصاً امام عالی مقام علیہ الصلوۃ والسلام کے فضائل و محامد صبر و استقامت، جرات و بہادری، فلسفہ شہادت کے علاوہ امام عالی مقام کے بھائیوں، بھتیجوں، بھانجوں رشتہ داروں اور جانثاروں کی وفا شعاری کے روح پرور واقعات بیان کئے نیز امت محمدیہ ﷺ پر زور دیا کہ وہ اس تاریک دور میں جبکہ اسلام کی شمع کو بجھانے کے لئے سینکڑوں یزید سرگرم عمل ہو چکے ہیں ان کے مقابلے میں اسلام کی شمع کو فروزاں رکھنے کے لئے اسوۂ حسینی پر عمل پیرا ہونے کی اشد ضرورت ہے۔

اس موقع پر ملک کے نامور نعت خوانان جناب ارباب ظفر اللہ صاحب، غلام عباس ذکی صاحب (ہری پور) اور غلام حسن صاحب کے علاوہ وڈبگہ کے مقامی ثناء خوانوں نے بھی گلہائے عقیدت پیش کئے۔ تمام اجتماعات کے دوران نظامت کے فرائض ڈاکٹر حاجی سید نور محمد شاہ صاحب نے انجام دیے اور ہر مسجد کی منتظمہ کمیٹی کی طرف سے حاضرین کی خدمت میں ٹھنڈے مشروبات پیش کئے گئے۔ علاوہ ازیں دس محرم الحرام کو تمام گاؤں میں گھر گھر شہدائے کربلا کے ایصال ثواب کے لئے ختم القرآن شریف کئے گئے، شربت کی سبیلیں لگائی گئیں اور نیاز حسین تقسیم کی گئی۔

قتل حسین اصل میں مرگ یزید ہے
اسلام زندہ ہوتا ہے ہر کربلا کے بعد

استفتاء مع الجواب

حضرت علامہ مفتی خلیل الرحمن
نقشبندی مجددی گلوزوی پشاور

کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ اکثر لوگ اولیاء کرام و بزرگان کا عرس مناتے ہیں اور روز عرس ایصال ثواب کے لئے ختم قرآن کریم اور طعام و شیرینی کا اہتمام بھی کیا جاتا ہے۔ کیا عرس منانا اور ان امور کا کرنا جائز ہے یہاں ایک صاحب ہیں جو کہتے ہیں کہ عرس منانا اور طعام وغیرہ کا اہتمام کرنا سب ناجائز ہیں۔ دلیل کے طور پر فتاویٰ رشیدیہ میں ص ۱۴۷ پر یہ عبارت پیش کرتا ہے

عبارت : کسی عرس اور مولود میں شریک ہونا درست نہیں اور کوئی سا عرس اور مولود درست نہیں۔ انتھیٰ

مہربانی فرما کر عرس کی شرعی حیثیت اور بزرگان دین کا عرس منانا بمعہ امور مندرجہ جائز ہے کہ نہیں؟

بینو و توجرو

قاری محمد یاسین اسلام آباد

۹۵/۰۵/۱۵

الجواب

واضح ہو کہ عرس اولیاء کرام و بزرگان دین کا منانا ایک جائز اور مباح امر ہے۔ بعض حضرات کا اختلاف جواز اور اباحت عرس میں مخل نہیں ہو سکتا۔ تحقیق دقیق کے بعد جید علماء کرام ، مشائخ عظام اور اولیا کرام اس فعل کو مستحسن جان کر کرتے چلے آئے ہیں۔ اور بمصداق ما راہ المسلمون حسنا فھو عند اللہ حسن کے امر مستحسن ہے۔ ہزاروں بزرگان دین کے اعراس میں ہزاروں علماء کرام بزرگان دین بہ نفس نفیس

جمع ہوتے ہیں اور کسی نے اس پر اعتراض نہیں کیا۔ البتہ بعض جہلاء کے بعض ناشائستہ حرکات کی وجہ سے اگر کسی نے اس پر اعتراض کردیا تو اس سے اعراس کے مستحسن ہونے پر کوئی آنچ نہیں آتی۔ جیسے کہ صاحب تفسیر مظہری نے ناجائز لکھا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ انہوں نے غیر مشروع امور و حرکات کو دیکھ کر عرس کے ناجائز ہونے پر فتویٰ جڑ دیا ہو۔!

حضرت شیخ محقق محدث عبدالحق دہلوی نے (ما ثبت من السنتہ) میں اپنے شیخ سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا' "یہ عرس زمان سلف میں نہ تھا متاخرین کے مستحسنات سے ہے"

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی اپنے مکاتیب میں لکھتے ہیں "اور تعین عرس اس لئے ہے کہ اسی دن صاحب عرس نے انتقال کیا ہے ورنہ جس دن عرس کیا جائے فلاح و نجات کا باعث ہے۔ اخرج ابن جریر عن محمد بن ابراہیم قال کان النبی ﷺ یاتی قبور الشہداء علی راس کل حول فیقول سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار وابوبکر و عمر و عثمان معہ رضی اللہ عنہم

ترجمہ: ابن جریر نے محمد بن ابراہیم سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ ہر سال کے شروع میں قبور شہداء پر جاتے اور فرماتے تم پر سلامتی ہو اس لئے کہ تم نے صبر کیا دار آخرت بھی کیا خوب ہے اور حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہم آپ کے ساتھ ہوتے۔

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی نے عرس کی اصلیت کو حدیث مذکورہ سے ثابت فرمایا ہے جس پر وہ خود اور ان کے مشائخ حضرات عمل پیرا رہے ہیں ہمارے جواز عرس پر یہی دلیل کافی ہے فافہم

عرس میں جو کھانا مہیا کیا جاتا ہے اس کے بارے میں (فتاویٰ عبدالحئی ج ا

ص ۳۴۲) میں لکھا ہے کہ جو کھانا ضیافت کے لئے پکایا جائے اس کا کھانا امیر اور غریب سب کے لئے جائز ہے اور جو تصدق کے لئے پکایا جائے تاکہ اس کا ثواب میت کو پہنچے اس کا کھانا فقراء کے سواء دوسروں کو جائز نہیں۔ کیونکہ تصدق فقراء کے لئے ہے۔ اور ہدیہ اغنیاء کے لئے ہے۔

(مجموعۃ الفتاوٰی جلد ا ص ۱۳۲)

حضرت الحاج الحافظ مولانا شاہ محمد امداداللہ صاحب پیرو مرشد اکابرین علماء دیوبند "فیصلہ ہفت مسئلہ" میں فرماتے ہیں (تیسرا مسئلہ عرس) لفظ عرس ماخوذ اس حدیث سے ہے نم کنومۃ العروس یعنی بندہ صالح سے قبر میں کہا جاتا ہے کہ عروس کی طرح آرام کر کیونکہ موت مقبولان الٰہی کے حق میں وصال محبوب حقیقی ہے اس سے بڑھ کر اور کون عروس ہوگی چونکہ ایصال ثواب بروح اموات مستحسن ہے خصوصاً جن بزرگوں سے فیوض و برکات حاصل ہوئے ہیں ان کا زیادہ حق ہے اور پھر اپنے پیر بھائیوں سے ملنا موجب از دیار محبت و تزائد برکات ہے انتہی کلام شاہ صاحب)

انتباہ: حضرت شاہ صاحب کی عبارت سے عرس منانا اور طعام وغیرہ امور سب جائز ہیں بلکہ برکات کے باعث ہیں صدرالافاضل حضرت مولانا نعیم الدین صاحب مراد آبادی فرماتے ہیں بزرگان دین کے مزارات پر ان کی وفات کے دن جو لوگ زیارت و ایصال ثواب و حصول برکات کے لئے سالانہ حاضر ہوتے ہیں اس کو عرس کہتے ہیں (غیاث اللغات) میں ہے "مجازا بمعنی مجلس طعام فاتحہ بزرگان کہ بروز وفات بعد از سالے کنند چراکہ رحلت از غمکدہ دنیا بمنزلہ شان عروسی است بحق عاشقان حق جل علی شانہ"

(توضیحات "فیصلہ ہفت مسئلہ" ص ۱۷۰)

آگے چل کر مولانا نعیم الدین فرماتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کسی شک کی

اصلاً گنجائش نہیں عرس و فاتحہ کو علماء و صلحا و فقراء و اولیاء و مشائخ کرام' صوفیاء عظام اور اہل اسلام مشرق تا مغرب عرب تا عجم اسی تعین تاریخ و تخصیص یوم و وقت کے ساتھ اور اسے بہتر و مستحسن جانتے آئے ہیں۔

(توضیحات "فیصلہ ہفت مسئلہ" ص ۱۷۸)

بالجملہ عند اہل سنت و جماعت اموات کے لئے اگر دعائے مغفرت کی جائے یا کوئی صدقہ .بیت ایصال ثواب ارواح اموات کے لئے فقراء و مساکین کو کھلایا جائے تو یقیناً اس اموات کو فائدہ پہنچتا ہے۔ حضرت علامہ تفتازانی نے شرح عقائد میں فرمایا ہے۔ وفی دعاء الاحیاء وصدقتھم ای صدقۃ الاحیاء عنھم ای عن الاموات نفع لھم ای للاموات خلافاً للمعتزلۃ)

(شرح عقائد نسفی ص ۱۲۲)

ترجمہ: زندوں کی طرف سے دعا و صدقات مردوں کو نفع دیتے ہیں اور معتزلہ اس کے خلاف ہیں ابوداؤد و نسائی شریف میں حدیث شریف آں حضرتﷺ سے مروی ہے کہ جب حضرت سعد کی والدہ فوت ہوئی تو حضرت سعد حضورﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یارسول اللہﷺ میری والدہ فوت ہوچکی ہے پس کون سا صدقہ ان کے حق میں بہتر ہے؟ آپﷺ نے فرمایا کہ پانی بہترین صدقہ ہے تب حضرت سعد نے ایک کنواں پانی کا کھودا اور فرمایا "بئر ام سعد لغی"۔ (یہ کنواں ام سعد کا ہے)۔ خلاصہ یہ ہے کہ عرس بزرگان دین و طعام واسطے ایصال ثواب و تلاوت قرآن کریم و دعا و استغفار یہ تمام امور شرعاً مستحسنات میں سے ہیں اور مجموعہ مستحسنات مستحسن ہی ہوتا ہے پس عرس بزرگان دین و طعام بہ نیت ایصال ثواب برائے اموات و تلاوت قرآن کریم وغیرہ امور خیر بلاشبہ جائز اور باعث خیر و برکت ہیں۔ البتہ اس پرفتن وقت میں بعض مبتدعین صوفی نما بنام عرس جو محفل منعقد کرتے ہیں اور امور غیر مشروع کے مرتکب ہوتے ہیں۔ تو اس کی شریعت میں کوئی اصل نہیں ہے۔ جیسے کہ رافع الالتباس میں درج ہے -- وآنچہ مبتدعین صوفی نما ھا دربدل

عرس موصوف اجتماع ذکور اناث و استعمال الات ملاہی و کف زدن ملنگ بائے بازاری و دیگر دف و دھل را عرس نامیدہ اند قطعا اصلی ندارد و نہ اساسی بلکہ بمضون حدیث شریف من سن سنتۃ سیئۃ الخ داخل عتاب میشوند)

(رافع الالتباس فی معرفۃ مواقیت الاعراس ص۴)

ترجمہ : اور بعض بدعتی لوگ صوفیائے کرام کے لباس میں اس طریقہ عرس کو جو جائز ہے چھوڑ کر جمع ہوتے ہیں جس میں مرد و زن بلا پردہ شریک ہوتے ہیں اور جس میں آلات ملاہی یعنی گانے بجانے کے آلات بھی ہوتے ہیں' ملنگ تالیاں بجاتے ہیں' ناچتے ہیں اور رباب و ڈھول وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں اور اس کا نام عرس رکھتے ہیں تو ایسے عرس کی کوئی بنیاد اور اصل اسلام میں نہیں بلکہ .مصداق حدیث شریف من سن سنۃ سیئۃ الخ کے مورد عذاب و عتاب ہیں۔ (رافع الالتباس ص۴)

رہی عبارت فتاویٰ رشیدیہ کی تو مقام غور ہے کہ مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب کے پیر و مرشد حضرت شاہ محمد امداد اللہ صاحب مہاجر مکی تو عرس کو جائز کہتے ہیں بلکہ عرس کو موجب ازدیاد محبت و تزاید برکات سمجھتے ہیں اور حضرت شاہ صاحب بہ نفس نفیس محفل عرس و مولود شریف میں شرکت بھی فرماتے ہیں اور ادھر مولانا رشید احمد صاحب عرس و مولود شریف کو بدعت اور ناجائز قرار دیتے ہیں اسی لئے فتاویٰ رشیدیہ کے فتوے اکثر و بیشتر قابل عمل نہیں ہیں' کیونکہ یہ خلاف مسلک اہل سنت ہیں اور یہ کتاب عند اہل السنۃ و جماعت کسی طرح بھی معتمد قابل عمل نہیں۔

خادم الاسلام فقیر خلیل الرحمن
قادری نقشبندی مجددی ۹۵ ر ۰۶ ر ۰۵

گزشتہ سے پیوستہ

تفسیر القرآن المسنیہ

مدیر اعلیٰ

یبنی اسرائیل اذکروا نعمتی التی انعمت علیکم وانی فضلتکم علی العلمین

ترجمہ: اے بنی اسرائیل میری ان نعمتوں کو یاد کرو جو میں نے تم پر انعام فرمائیں۔ اور یہ کہ میں نے تمہیں دنیا والوں پر فضیلت عطا فرمائی۔

لغت:۔ نعمت۔ انعام، احسان، بہت بڑی عنایت فراخی حال، آسودگی، خوشی، راحت، فضل، النعمۃ اچھی حالت کو کہتے ہیں۔ اور یہ فعلۃ کے وزن پر ہے۔ جو کسی حالت کے معنی کو ظاہر کرنے کے لئے آتا ہے۔ جیسے جلسۃ و رکبۃ وغیرہ(۱) صاحب تفسیر قرطبی لکھتے ہیں

والنعمۃ ھنا اسم جنس فھی مفردۃ بمعنی الجمع"(۲) (نعمت یہاں پر اسم جنس ہے جو مفرد جمع کے معنی ہیں)۔ نیز صاحب مفردات فرماتے ہیں یہ اسم جنس جو قلیل و کثیر کے لئے استعمال ہوتا ہے ۳۔۔ فضلتکم میں نے تم کو فضیلت دی۔ واحد متکلم، ماضی معروف کا صیغہ ہے باب تفعیل ہے اس کے معنی ہیں احسان، عزت، بڑھوتری، بزرگی۔

تفسیر:۔ اللہ تبارک و تعالیٰ جل جلالہ نے بنی اسرائیل کو تنبیہ کرتے ہوئے دوبارہ مخاطب فرمایا انہیں اپنے انعام و اکرام یاد دلائے کہ میں نے تمہیں بڑی بڑی نعمتوں سے نوازا۔ خصوصا وہ عظیم الشان احسان جس کی بدولت میں نے تمہیں تمہاری معاصر اقوام پر فضیلت بخشی یعنی تمہیں وحی الٰہی اور توحید رسالت عطا فرمائی اور اس وحی الٰہی کی متابعت کرتے ہوئے تم اس وقت کے انبیاء پر ایمان لا کر دنیا میں معزز اور محترم ٹھہرے اسی طرح اب بھی میرے آخری نبی جناب محمد مصطفیٰ ﷺ پر بھی ایمان لے آؤ تاکہ پھر اسی فضیلت سے نوازے جاؤ۔

پیارے محبوب ﷺ کا ارشاد گرامی ہے

وعن ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ثلثۃ لھم اجران رجل من اھل الکتب اٰمن بنبیہ واٰمن بمحمد ﷺ

(حضرت ابو موسیٰ الاشعری سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا تین آدمی ایسے ہیں جن

کے لئے دگنا اجر ہے۔ ان میں سے ایک وہ ہے جو اہل کتاب سے ہو کر ایمان لایا' اپنے نبی پر اور ایمان لایا محمد رسول اللہ ﷺ پر اس حدیث شریف سے ان اہل کتاب (یہودی و عیسائی) کی فضیلت ثابت ہو رہی ہے جو حضور ﷺ پر ایمان لاتے ہیں۔

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی رحمت اللہ اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔ قال نعمة اللہ التی انعم علی بنی اسرائیل فیما سمی و فیما سوی ذلک فجر لهم الحجر وانزل علیهم المن والسلوىٰ وانجاهم من عبودیة آل فرعون(۵)

فرمایا بنی اسرائیل پر کی گئی ان نعمتوں سے مراد پتھر سے پانی کے بارہ چشمے جاری کرنا' من و سلویٰ کا نزول اور فرعون کی غلامی سے آزاد کرنا وغیرہ ہیں)

بیہقی وقت حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی رحمت اللہ علیہ ان نعمتوں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں

فضلهم اللہ تعالیٰ بما منح علیهم من النبوة ولکتاب والایمان والعلم والاعمال ولملک والعدالة و مناصرة الانبیاء(۶)

(اللہ تعالیٰ نے ان کو جن فضیلتوں سے نوازا وہ یہ تھیں نبوت' کتاب' ایمان' علم' اعمال صالحہ' حکومت' عدالت اور نصرت انبیائے کرام علیہم السلام)

گویا اللہ تبارک و تعالیٰ بنی اسرائیل کو اپنے فضل و کرام سے نوازنا چاہتا ہے بشرطیکہ وہ جناب محمد مصطفیٰ ﷺ پر ایمان لاکر اعمال صالحہ اختیار کریں۔

۱ امام راغب مفردات القرآن' اہل حدیث اکادمی لاہور ص ۱۰۶۵
۲ امام قرطبی : الجامع الاحکام القرآن' داراحیاء تراث عربی بیروت ج۱ ص ۳۳۶
۳ امام راغب: مفردات القرآن ص ۱۰۶۵
۴ مشکوٰۃ المصابیح : کتاب الایمان
۵ جلال الدین سیوطی : درمنثور' دار المعرفتہ بیروت ج۱ ص ۶۸
۶ قاضی ثناء اللہ پانی پتی' تفسیر مظہری اشاعتہ العلوم حیدر آباد ج۱ ص ۲۶

گذشتہ سے پیوستہ

انوار علی کرم اللہ وجہہ الکریم

مدیر اعلیٰ

حدیث ۵۶ ر ۱۲

حدثنا محمد بن بشار (۱) قال حدثنا محمد بن جعفر (۲) عن شعبۃ (۳) عن الحکم (۴) عن مصعب (۵) بن سعد قال خلف رسول اللہ ﷺ علیا فی غزوۃ تبوک فقال یا رسول اللہ تخلفنی فی النساء و الصبیان فقال اما ترضی ان تکون منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ غیر انہ لا نبی بعدی۔

ترجمہ

مصعب بن سعد سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ جناب علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ الکریم کو رسول کریم ﷺ نے غزوہ تبوک کے وقت مدینہ منورہ میں نائب بنایا تو انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کیا آپ مجھے عورتوں اور بچوں پر نائب بناتے ہیں؟ تو ارشاد فرمایا۔ کیا تو راضی نہیں کہ تیرا رتبہ میرے نزدیک ایسا ہو جیسے ہارون کا رتبہ موسیٰ کے نزدیک تھا لیکن اتنی بات ہے کہ میرے بعد کسی قسم کا کوئی پیغمبر نہیں۔

قال ابو عبد الرحمن خالفہ لیث فقال عن الحکم عن عائشۃ بنت سعد

حدیث ۵۷ ر ۱۳

اخبرنی الحسن بن اسمٰعیل (۱) بن سلیمان المصیصی المجالدی قال انبانا المطلب (۲) عن لیث (۳) عن الحکم (۴) عن عائشۃ بنت سعد عن سعد (۶) ان رسول اللہ ﷺ قال لعلی فی غزوۃ تبوک انت منی بمنزلۃ ھارون من موسیٰ الا انہ لا نبی من بعدی

ترجمہ

سعد سے روایت ہے یہ کہ رسول کریم ﷺ نے غزوۂ تبوک کے موقعہ پر جناب علی کرم اللہ وجہہ الکریم رضی اللہ عنہ کو ارشاد فرمایا کہ تو میرے نزدیک ایسا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ھارون علیہ السلام کا رتبہ تھا۔ مگر ہاں یہ کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

تشریح

ارشاد ہے "کہ تو میرے نزدیک ایسا ہے جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے نزدیک ھارون علیہ السلام کا رتبہ تھا مگر ہاں میرے بعد کوئی نبی نہیں" یعنی جناب ھارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی بارگاہ میں جو قدر و منزلت، جو بلند درجہ، جو اعتماد و بھروسہ کا مقام اور جو قرب حاصل تھا۔ اے علی المرتضیٰ وہ سب کا سب درجہ تمہیں میرے حضور میں حاصل ہے مگر صرف ایک مقام ایسا ہے جو تجھے حاصل نہیں اور وہ مقام "نبوت" ہے۔ اور وہ بھی اس لئے کے میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی آنے والا نہیں"۔ اگر نبوت کا دروازہ بند نہ ہوتا تو جس طرح جناب ہارون حضرت موسیٰ کی موجودگی میں "مقام نبوت" پر فائز تھے تو تمہیں بھی یہ مقام نصیب ہوتا مگر اب ایسا نہیں۔ گویا آپ کرم اللہ وجہہ الکریم رضی اللہ عنہ صرف نبی نہ تھے باقی تمام درجات عالیہ آپ کرم اللہ وجہہ الکریم رضی اللہ عنہ کو نصیب تھے جو کسی اور کو نصیب نہ تھے۔

اسمائے رجال حدیث ۵۶ / ۱۲

۱-۵۶ محمد بن بشار: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۱۵-۱

۲-۵۶ محمد بن (جعفر): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۳-۲

۳-۵۶ شعبہ: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۱-۳

۴-۵۶ الحکم (بن عتبہ): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۱۳-۴

۵-۵۶ مصعب بن سعد: مصعب بن سعد بن ابی وقاص الزہری کی کنیت ابو زرارہ المدنی ہے۔ ثقہ ہے۔ طبقہ الثالثہ سے ہے۔ ۱۰۳ھ میں فوت ہوا۔ (التقریب ص ۳۳۸)

اسماء الرجال حدیث ۱۳ / ۵۷

۱-۵۷ الحسن بن اسمٰعیل: حسن بن اسمٰعیل بن سلیمان بن مجاہد کی کنیت ابو سعید الجالدی المصیصی ہے۔ ثقہ ہے طبقہ العاشرہ سے ہے ۲۴۰ھ کے بعد فوت ہوا۔ (التقریب ص ۶۸)

۵۷-۲ المطلب: مطلب بن زیاد بن ابی زہیر الثقفی الکوفی صدوق ہے ربما وھم۔ طبقہ الثامنتہ سے ہے۔ ۱۸۵ھ میں فوت ہوا۔ (التقریب ص ۲)
امام احمد، ابن معین و ابن حبان و ابن شاہین اور العجلی نے اسے ثقہ کہا ہے۔ ابو حاتم نے کہا "یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ اور ابو داؤد نے کہا میرے نزدیک یہ ثقہ ہے اور ابن سعد نے کہا "کان ضعیفاً جداً" اور ابن عدی نے کہا کہ اس کی حدیثوں میں حسن بھی ہیں اور غریب بھی۔ میں نے اس کی کوئی منکر حدیث نہیں دیکھی اور میں امید رکھتا ہوں کہ اس کی روایت میں کوئی حرج نہیں (احمد میرین البلوشی، خصائص امیر المومنین ص ۷۵)

۵۷-۳ لیث: لیث بن ابی سلیم بن زنیم کے والد کا نام ایمن ہے اور اسے انس بھی کہا گیا ہے صدوق ہے آخری عمر میں پریشان خاطر ہو گیا تھا جس کی وجہ سے احادیث میں تمیز نہیں کر سکتا تھا پس جس کی وجہ سے احادیث بیان کرنا چھوڑ دیا تھا طبقہ السادستہ سے ہے۔ ۱۳۸ھ میں وفات پائی۔ (التقریب ص ۲۸۷) امام احمد نے کہا کہ مضطرب الحدیث ہے۔ ابو حاتم نے کہا ضعیف الحدیث ہے ابن معین نے کہا "لیس حدیثہ بذاک ضعیف" وقد اخرج لہ مسلم مقرونا (احمد میرین البلوشی۔ خصائص امیر المومنین ص ۷۵)

۵۷-۴ الحکم: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۱۳-۴

۵۷-۵ عائشتہ بنت سعد: ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۸-۵

۵۷-۶ سعد (بن ابی وقاص): ملاحظہ کیجئے اسماء الرجال حدیث ۸-۶

صبر و رضا عزیمت و ہمت کا ماہتاب
ہے کوئی ماں کا لال شہہ کربلا کے بعد

ایثار و حلم و شکر و قناعت کا تاجدار
ہے کوئی ذی وقار مہہ کربلا کے بعد

دنیائے خیر و شر میں معزز و محترم
ہے کوئی رزم گاہ رہ کربلا کے بعد

الحاج مشتاق احمد صدیقی (ایم، اے)

سیر السلوک الٰی ملک الملوک

مدیر اعلیٰ

جو مریدین عشق الٰہی سے سرشار ہوتے ہیں اور ہمیشہ اسی کی طلب میں کوشاں رہتے ہیں تو وہ اپنے نبی کریم ﷺ کے ارشادات گرامی' سیرت طیبہ اور شریعت مطہرہ کی پابندی کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہوجاتے ہیں۔ جب کبھی ان کے دل میں کوئی خیال پیدا ہوتا ہے تو وہ اسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اقوال و افعال اور شریعت کی روشنی میں پرکھتے ہیں اگر وہ ان کے موافق ہو تو اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں لیکن اگر ان کے مخالف ہو تو اسے شیطانی وسوسہ سمجھ کر دل سے دور کردیتے ہیں اور پکار اٹھتے ہیں کہ یقیناً نبی پاک ﷺ نے اس حال میں دنیا سے وصال فرمایا کہ فرائض سے نوافل تک کوئی عبادت ترک نہیں کی اور نہ ہی کبھی معصیت کا ارتکاب کیا۔ نیز نہ ہی سلف صالحین سے کبھی ایسا سنا گیا۔

وہ پورا پورا یقین رکھتے ہیں کہ کوئی بھی خیال جو شریعت محمدیہ ﷺ کے خلاف ہو تو وہ زندقہ' کفر اور گمراہی ہے لہٰذا وہ طریقت پر پوری طرح ثابت قدم رہتے ہوئے پرخطر مقامات سے اعلیٰ مقامات تک ترقی (عروج) حاصل کرتے رہتے ہیں۔ چنانچہ شریعت کی پیروی سے انہیں مقام انکشاف حاصل ہوجاتا ہے اور اس مقام پر وہ ایک ایسا سمندر ملاحظہ فرماتے ہیں جس کا دوسرا کنارہ نہیں ہوتا اور یہ مقام شریعت کی اتباع میں پوشیدہ ہے جو شخص ظاہری شریعت پر کاربند نہیں رہتا تو اس پر یہ راز ہرگز ظاہر نہیں ہوتا بلکہ وہ زندقہ میں پڑ جاتا ہے۔

اللہ تبارک و تعالیٰ قرآن حکیم میں ارشاد فرماتا ہے۔

"پیارے محبوب ﷺ فرما دیجئے کہ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو میری پیروی کرو تاکہ تم اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ۔

پس یہ آیۂ کریمہ اس بات کی کافی دلیل ہے کہ ہر مسلمان کے لئے شریعت محمدیہ ﷺ کی اتباع لازمی ہے اور اسے آخر دم تک شریعت کے دروازوں پر کھڑا رہنا چاہئے پس جو ظاہری شریعت کو مضبوطی سے تھام لے تو وہ اس کے اسرار کو پالیتا ہے اور یہ اسرار پالینے کے بعد وہ اسرار الٰہی تک رسائی حاصل کرلیتا ہے اور اس کی جو خصوصیات ہیں وہ اللہ تعالیٰ

اور اس کے بندے کے درمیان واقع ہوتی ہیں چنانچہ پھر ان (برگزیدہ ہستیوں) پر (قابو پانے کے لئے) شیطان کو کوئی راہ نظر نہیں آتی اور یہ وہ اسرار ہیں جو صرف اس مقام پر فائز حضرات ہی اپنی قلبی نورانیت کی بدولت جانتے ہیں اور قلوب کے یہ انوار انہیں ظاہری شریعت پر عمل کرنے سے حاصل ہوتے ہیں جس کی وجہ سے شیطان ان کو دھوکہ نہیں دے سکتا۔

یہ روایت میں آتا ہے کہ تحقیق غوث الثقلین غوث الاعظم حضرت سیدنا الشیخ عبدالقادر جیلانی ﷺ ایک مرتبہ صحرا میں عبادت فرما رہے تھے کہ شیطان آیا اور آپ ﷺ سے کہنے لگا۔ اے عبدالقادر میں خدا ہوں اور میں نے تمہارے لئے تمام حرام اشیاء حلال کردی ہیں۔ پس جو چاہو کرو۔ چنانچہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ تو شیطان ہے کیونکہ ارشاد الٰہی ہے کہ "بے شک اللہ تعالیٰ بے حیائی کا حکم نہیں فرماتا" الخ

لہٰذا دیکھ لو کہ شریعت کس قدر عظیم ہے اور اس کی ہمیشہ متابعت کرنے والا کیسے بچ جاتا ہے؟ اے بھائی جان اچھی طرح جان لو کہ لعنتی شیطان گمراہ کرنے کے لئے جو انواع و اقسام کی جو مختلف چالیں اختیار کرتا ہے یہ ان کے مقابلے میں بہت کم ہیں جو ہم نے بیان کی ہیں۔ اور کوئی شخص اس وقت تک ان کی حقیقت کو نہیں جان سکتا جب تک کہ وہ مضبوطی سے شریعت کو تھام نہ لے اور علماء مسترشدین کاملین کی صحبت اختیار نہ کرے۔

الحمدللہ ثم الحمدللہ کے عالم اجل، فاضل اکمل، علم الاصفیاء، سندالاتقیاء، امام السالکین حضرت علامہ **شیخ قاسم مکی حنفی قادری** رحمۃ اللہ علیہ کی مایہ ناز کتاب **"سیر السلوک الی ملک الملوک"** کا اردو ترجمہ اختتام کو پہنچا جسے یہ فقیر برخوردارم سید محمد انور شاہ قادری بخاری (وتیگہ) کو املا کرواتا رہا اور یہ سلسلہ پندرہ روزہ "الحسن" کے ابتدائی شمارے سے شروع ہو کر موجودہ شمارے میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔ حضرات اہل طریقت اور سالکین سلوک و معرفت کے لئے یہ کتاب نعمت غیر مترقبہ کا درجہ رکھتی ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب کو اس سے مستفید و مستفیض فرمائے۔

آمین و بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔